حرفِ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معرکہ ایمان و مادّیت میں اہل ایمان کی ذمہ داری

سائنسی ترقی کی چکا چوند کے باعث آج کے انسان کی نظریں ظاہر میں الجھ کر رہ گئی ہیں اور مادے کی بوقلمونیوں کے پیچھے کارفرما فاعل حقیقی یعنی ذات باری تعالیٰ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہوگئی ہے۔ جبکہ اس دنیا میں انسان کا امتحان یہی ہے کہ وہ اپنے دل میں چھپی ہوئی اللہ کی معرفت و محبت کی چنگاری کو اہمیت دیتا ہے یا مادی ظواہر ہی میں کھو کر رہ جاتا ہے۔ ''معرکہ ایمان و مادیت'' کا آغاز اگرچہ اُسی وقت سے ہوگیا تھا جب شیطان نے ذریتِ آدمؑ کو راہِ حق سے بھٹکانے کے لئے مہلت مانگی تھی، لیکن موجودہ دور میں حق و باطل کی یہ کشمکش اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے۔ شیطان اور اس کے ایجنٹوں کی کوششوں سے جہاں عام مسلمانوں کے لئے راہِ حق پر چلنا مشکل ہوگیا ہے وہاں اہل ایمان بھی کٹھن مراحل سے گزر رہے ہیں۔ ان حالات میں اپنے ایمان کو بچانے کے لئے ہمیں قرآن حکیم سے یہی رہنمائی ملتی ہے کہ مادیت کے بجائے اللہ کی ذات پر مکمل بھروسہ ہو، قرآن سے وابستگی اختیار کی جائے اور ان لوگوں کے ساتھ تعلق رکھا جائے جن کا مقصد حیات صرف حصولِ رضائے الٰہی ہو اور جن کی نگاہیں دنیا کی چمک دمک سے خیرہ نہ ہوتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن موجودہ دجالی تہذیب نے انسانوں کو اللہ سے دور کر دیا ہے۔ چنانچہ ان حالات میں اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ دجالی نظام کی جگہ اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے قیام کے لئے جدوجہد کریں تاکہ انسانیت کو اللہ کی بندگی اور روحانی ترقی کے مواقع میسر ہوں۔ دورِ خلافت راشدہ نے دنیا کو جس روشن تہذیب اور کلچر سے متعارف کروایا اس کی نظیر پوری تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ لہٰذا انسانیت کی بھلائی اسی میں ہے کہ اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم کیا جائے۔ لیکن اس کام کے لئے ایسے اصحاب یقین و عمل کی ضرورت ہے جن کے دل و دماغ مادے کے تاثر سے یکسر خالی ہوں اور جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور ایمان رکھتے ہوں۔ OO